قائدِ شریعت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق نور اللہ مرقدہٗ

# زُھد اور تقویٰ کے پہاڑ

حضرت قائدِ شریعتؒ عظیم مجاہد، مفکر، محقق، مدبر، مصنف، عمیق الفکر، دقیق النظر، روحانی پیشوا اور متبحر عالم تھے

مدیر ھفت روزہ ختمِ نبوت کراچی

آپ کے انتقالِ پُر ملال کی خبر سن کر مسلمانوں اور علمی حلقوں میں غم و اُداسی کی لہر دوڑ گئی۔ اگرچہ مولانا عبدالحق صاحب کا انتقال بھی ایک ذی رُوح انسان کا وصال تھا جو امرِ الٰہی کے تحت انتہا تک پہنچنا ضروری تھا اور یہ ارشادِ خداوندی ہے:

کل نفس ذائقة الموت

ہر نفس نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔

لیکن بعض اموات صرف اپنی ذات تک محدود ہوتی ہیں اور بعض لوگ اہلِ خانہ کو غمزدہ چھوڑ جاتے ہیں لیکن بعض حضرات وہ ستودہ صفات کے مالک ہوتے ہیں جن کی موت پوری کائنات کی موت ہوتی ہے۔ یوں ارشاد ہوتا ہے:

موت العالِم موت العالَم

عالِم کی موت جہاں کی موت ہے۔

انہی بزرگ ہستیوں میں سے ایک مولانا عبدالحق صاحب مرحوم بھی ہیں جنہوں نے اپنے پیچھے کروڑوں مسلمانوں کو سوگوار چھوڑا ہے لیکن دلی صدموں کا پہنچنا یہ فطرتِ انسانی ہے ورنہ قضائے الٰہی بلا امتیاز ہر ایک کے دروازے پر دستک دیتی ہے۔ ایک ادنیٰ آدمی سے لے کر ایک عظیم پیغمبر تک سب نے اسی لمحہ فنا سے گذرنا ہے، گذر چکے ہیں اور گذر رہے ہیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ان الموت الذی تفرون منه فانه ملٰقیکم

جس موت سے تم راہ فرار اختیار کرتے ہو وہ تمہیں ضرور پالے گی۔

اور ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

ترجمہ: تم اگر مضبوط قلعوں میں بھی ہو گے تو موت تمہیں اُچک لے گی۔

حکیم جالینوس کے متعلق کتابوں میں ملتا ہے کہ اس نے مرتے وقت اپنے بیٹوں کو وصیت کی تھی کہ میرے وصال کے بعد ان دو گولیوں کو بتائے ہوئے طریقے کے مطابق استعمال کریں۔ بیٹوں نے باپ کے انتقال کے بعد وصیت کے مطابق ایک گولی کو چلتے ہوئے پانی میں پانی میں ڈالا وہ منجمد ہو گیا۔ دوسری گولی کو لوہے پر ڈالا وہ پگھل گیا اور بہنے لگا۔ حکیم جالینوس لکھتا ہے کہ مجھے وہ حکمت و دانائی دی گئی ہے اگر میں چاہوں تو پانی کو روک دوں اور اگر چاہوں تو لوہے کو پگھلا کر پانی کر دوں لیکن موت ایک ایسی چیز ہے کہ اس سے نہ کوئی بچ سکا ہے اور نہ بچ سکتا ہے، اس لیے موت ایک وہ بین الاقوامی حقیقت ہے کہ جس کے وقوع پر کسی کو انکار نہیں۔ البتہ بعض مرنے والوں کے فراق میں فطری تکلیف تو ہوتی ہی ہے لیکن وہ مر کر بھی زندہ رہتے ہیں۔ آج اگرچہ مولانا عبدالحق صاحب صرف مولانا سمیع الحق صاحب اور اہلِ خانہ کو ہی داغِ مفارقت نہیں دے گئے بلکہ

کروڑوں مسلمانوں کو یتیم چھوڑ گئے ہیں لیکن ان کے کارہائے نمایاں آج بھی زندہ و تابندہ ہیں اور قیامت تک گلستانِ شریعت میں لگائے ہوئے پودے (یعنی علماء کرام) اور کتابوں میں محفوظ گنج ہائے معرفت مخلوقِ خدا کی راہنمائی کرتے رہیں گے۔

مولانا عبدالحق صاحب صرف عالم ہی نہیں تھے بلکہ آپ مجاہد، مفکر، محقق، مدبر، مصنف عمیق الفکر، دقیق النظر روحانی پیشوا اور متبحر عالم تھے۔ مولانا کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کے لیے ہمارا قلم شرمسار ہے اور کانپ رہا ہے کہ اس زہد و تقویٰ کے پہاڑ کو کیسے خراجِ عقیدت پیش کرے جس کے تقدس و آداب بجالانے کے لیے اولیاءِ اُمّت اور جید علماء کرام زانوئے تلمیذ تہہ کیے ہوئے ہیں اور انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء کے عظیم مرتبہ پر فائز ہوں اور العلماء ورثۃ الانبیاء کا تمغۂ اعزاز حاصل کر چکے ہوں۔ ان کے متعلق کچھ لکھنا چھوٹا منہ بڑی بات کے مصداق ہے۔ بھلا خاک را چہ نسبت با عالم پاک اور ہم جب الحق رسالے کو کھولتے ہیں تو اس میں "صحبتے با اہل حق" یعنی افاداتِ شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب کے عنوان سے چھپنے والے انمول موتیوں سے جو روحانی سکون ہوتا ہے وہ محتاجِ بیان نہیں اور آپ اس سادہ مگر پُروقار مجلس میں علمی مشکلات کو سیکنڈوں میں حل کر کے حیران کر دیتے تھے لیکن

آہ! وہ زود رو دریا جنہیں کہتے پہاڑ تھے
جب آئی موجِ حادثہ تنکے سے بہہ گئے

مولانا عبدالحق صاحب مرحوم کی ترویج شریعت مطہرہ کے لیے انتھک اور پرخلوص محنت آپ کا عظیم ورثہ ہے۔ آپ کو مجاہدین افغانستان سے بہت پیار تھا مسئلہ ختم نبوت کے آپ عاشق تھے۔ آپ کے وصال سے ناقابلِ تلافی نقصان ہوا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

ادارہ مجلس تحفظ ختم نبوت اس غم میں برابر کا شریک ہے اور پسماندگان کے لیے دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔

ہفت روزہ ختم نبوت
۱۷ تا ۲۳ صفر ۱۴۰۹ھ


مطبوعات مؤتمر المصنفین
(۲۷)

عقیقہ کی شرعی حیثیت

تالیف: مولانا مفتی غلام الرحمن
افتتاحیہ: محدث کبیر حضرت مولانا مفتی محمد فرید صاحب
پیش لفظ: قائد ملت اسلامیہ حضرت مولانا سمیع الحق صاحب

عقیقہ کی مشروعیت، فضیلت، اہمیت، فقہی حیثیت
اسرار و رموز، فوائد و ثمرات کی دلنشین تشریح،
ائمہ مجتہدین، صوفیائے عظام اور محدثین کے اقوال و آراء
فقہ حنفی کے مستند مآخذ اور مصادر سے تحقیق اور ترجیحی دلائل
دورِ حاضر کے بعض جدت پسندوں کے اشکالات کے
جوابات اور دیگر کئی اہم عنوانات اور متعلقہ مباحث پر
تفصیلی جائزہ اور تبصرہ

مؤتمر المصنفین
دارالعلوم حقانیہ ۰ اکوڑہ خٹک
تحصیل نوشہرہ، پشاور، پاکستان